جلد ۱۰ | یومیہ ۱۰ - دوشنبہ ۶ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء | نمبر ۱۰

مقابلۂ المجیش

اب روس نہیں سنبھل سکتا

[illegible]

جو چاہے سو کہے حاضرین کان اپنے

[illegible]

قابل لعنت ملامت ٹھہرایا

چنانچہ وہان زبان سے یہ فقرہ بھی آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ سے ایشیا
مین جھوٹ کی عزت ہوتی رہی ہے - سچائی کا اگر وجود ہے تو مغرب
(انگلستان) مین - اس کے ضمن مین اور بھی جو
دلچسپیان آیا حضور لاٹ بہادر نے خوب کی انشانی
فرمائی - اور دل کھول کر جلے دل کے پھپولے پھوڑے

[illegible]

چور کی داڑھی میں تنکا

یہ کسی نے سچ کہا ہے کہ اہل تشیع ہی میں مرا کرتا ہے۔ کہیں کا ذکر ہو کہیں کی بات ہو۔ مگر جسکے دل میں چور ہوتا ہے وہ بات خواہ مخواہ بھی اوس کے دلمیں کھٹک جاتی ہے۔ انہی معنی میں بزرگوں نے کہا ہے چور کی داڑھی میں تنکا۔ ناظرین کو یاد ہوگا گذشتہ سے گذشتہ ہفتہ ایک چھوٹا سا مضمون بطریق استفسار ایک نامہ نگار مسٹر غفر غینی کے نام سے شایع ہوا تھا۔ جسکی سرخی یہ تھی کیا میمن شیعہ بھی ہوتے ہیں؟ اور یہ مضمون مسٹر غفر غینی کا ذاتی خیال نہ تھا بلکہ صاف لکھا تھا کہ بمبئی میں ایک نیا پرچہ مسٹر مخنچو نامی نکلا ہے۔ اوسنے جھنڈا شاہ کی نسبت ایک خبر اس پیرایہ میں لکھی ہے جس سے یہ شک ہوتا ہے کہ کسی میمن نے اپنی لڑکی شیعہ کے نذر کر دی۔ اس بنا پر یہ سوال تھا کہ کیا میمن شیعہ بھی ہوتے ہیں؟ جھنڈا شاہ کی ذاتی واقفیت سے مسٹر غفر غینی کو بھی انکار تھا۔ اور ہم بھی چکر میں تھے۔ کہ جس شہر میں ہر سلطنت کے سفیر کا جھنڈا کھڑا ہو وہاں جھنڈا شاہ کہاں سے آ کودے۔ ایک پنجابی سے جو اس نام کا ذکر آیا۔ تو اوسنے کہا ہمارے ملک میں بھی اس نام کا تو کوئی پیر پایا جاتا ہو نہ مرید۔ قرینہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض آزاد منش متروک الدنیا مانی خواجہ سیم ننگ و نام ... کا ثبوت دینے کے لیے چکڑ بازی کا نام رکھ لیتے ہیں۔ کیا عجب ہے جو

جھنڈا شاہ عرف گنڈا شاہ

جھنڈا اور بمبئی چونکہ باب المکتب سے پہلے گ فارسی جیم عربی سے بدل گیا ہو۔ اور بمبئی والوں نے جھنڈا کو جھنڈے پر چڑھا دیا ہو۔ خیر یہ تو بطور جملہ معترضہ ایک لطیفہ تھا۔ اصل مقصد یہ ہے کہ ہم کو کچھ دن بعد تک بھی یہ نہ معلوم ہوا کہ یہ کون حضرت ہیں۔ اور یہ قصہ کیا ہے۔ اس واسطے گذشتہ ہفتہ ہم نے اس واقعہ کے متعلق بالکل خاموشی اختیار کی۔ ورنہ مسٹر غفر غینی کے سوال کا جواب دینے کے لیے ہم ہی کیا کم تھے۔

اس ہفتہ یہ معمہ کھلا اور ایسا کھلا کہ جیسا نانک کا ڈاب اوٹھنے سے ہمیں صاف نظر آجاتا ہے۔ اس میں ذرا بھی شک و شبہ نہیں رہا۔ کیونکہ خود اونہی حضرت نے جوش میں آکے معمہ کھول دیا یعنے نوٹس کے ذریعہ سے صاف بتلا دیا کہ تم ادھر اودھر کہاں خیال دوڑاتے ہو مسٹر مخنچو کا ہیرو تو ہم ہی ہیں جو ہمیں کو داغ کہتے ہیں ہمیں رہتے ہیں لالے میں۔

بقول اون کے (مسٹر جھنڈا کے) اس تعارف سے ہمیں سخت حیرت ہوئی۔ اور بالخصوص اس سے کہ اب آپکے جھنڈے کی بھی حاصل ہوگئی۔ اور اینجانب کو خبر بھی نہیں۔ یہہ مانا کہ ہم نے جو اون کو اشتہار کو دھتا بتا دی۔ اس سے اون کے نور کا فروغ جو خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا کا مصداق ہوگیا۔ اس سے وہ کبیدہ خاطر ضرور ہوں گے مگر (باقی آیندہ)

ڈاکٹروں کا خبط

طاعون خان بہادر بھی عجب کیفیت سے شہر میں کئی سال آپکے نزول کو ہوئے مگر ابھی اپنے اپنا کوئی واقف نہیں ہوا ہے۔ ڈاکٹر گو اندھے ہو کر اوسکی تشخیص کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں مگر جوں جوں زیادہ کریہ کرتے ہیں معاملہ اور پیچیدہ ہوتا جاتا ہے یہانتک کہ ڈاکٹروں نے جب اپنے دماغ پر پورا زور دیا اور پھر بھی کامیابی نہ ہوئی تو انکے ہوش و حواس میں فتور پیدا ہونے لگا۔ اور اب تو تجویزیں مغز سے نکلتی ہیں بجیبتر سے او تاتے ہیں کہ بے اختیار ڈاکٹروں کی عقل پر ہنسی نہیں بلکہ رونا آتا ہے۔ چوہوں سے ڈاکٹروں کو خصوصاً نہ معلوم کیا بیر ہے کہ اونہیں یہ طاعون مجسم خیال کرکے اس کوشش میں ہیں کہ انکا تخم دنیا سے نابود کر دیں۔ تحقیقات سے تو یہ معلوم ہوا کہ جس گھر میں چوہے مریں سمجھ لینا چاہیے کہ طاعون خان نے وہاں مارا ہے۔ اب اس سے یہی بات پائی جاتی ہے کہ طاعون ہوا کا اثر پہلے چوہوں ہی پر پڑتا ہے۔ اور بھگوڑوں کے لیے چوہوں کا مرنا ایک خاص نوٹس ہے۔ جہاں چوہا مرا اور وہ اونہیں لے بوریا بدھنا سنبھالا۔ یہ ہی بات تو سمجھ میں نہیں آتا کہ چوہوں کی غرقابی کا کیوں حکم دیا جاتا ہے۔ ایک ڈاکٹر صاحب کا قول ہے کہ اگر تمام چوہے ہلاک کر دیے جائیں تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ طاعون کی جڑ کٹ گئی۔ اس سے زیادہ مضحکہ خیز رائے ایک ڈاکٹر صاحب نے بمبئی کارپوریشن میں دی کہ تمام چوہے زندہ گرفتار کیے جائیں۔ اور سب کا طاعون کا ٹیکا کر کر چھوڑ دیا جائے۔ ہمیں بڑی حیرت ہے کہ اب ڈاکٹروں کی مجنونانہ کوشش ایسے دن

انسانی ہمدردی ایک نام ہے

چاہئے منصفی دنیا سے ساری اٹھ گئی اب زمانہ ہی نہیں کہ کوئی اپنے قصور کا اقرار کرے یہی ہر جگہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ قصور کا الزام دوسرے ہی کے سر دھر دیا جائے۔ خصوصاً یورپ کی عیسائی سلطنتیں جنہیں تہذیب کا بہت بڑا دعویٰ ہے۔ جو اہل اسلام پر تعصب کا بیجا اور جھوٹا الزام لگاتے ہیں اور انسانی ہمدردی جنکا تکیہ کلام ہو رہا ہے رعایا کی بھی حالت پر غور کریں تو پتہ لگے کہ بیشتر برائیاں وہ دوسروں کی طرف عائد کرتے ہیں وہ انہیں میں موجود ہیں۔ اور واقعی خود ہی سے وہ بالکل عاری ہیں۔ اسکے ثبوت کے لئے ہم واقعات کو پیش نظر رکھیں تو معلوم ہو جائیگا کہ جو امن غیر مذہب والوں کو اسلامی سلطنت میں ہے وہ مسلمانوں کو عیسائی سلطنتوں میں نصیب نہیں ہو سکتا۔ ترکی عثمانیہ میں عیسائی اور یہودی شکایت نہیں کر سکتے کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں وہ حقارت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں یا جو حقوق مسلمانوں کو حاصل ہیں وہ انہیں نہیں مگر سلطنت روس کی غیر عیسائی رعایا کی حالت پر غور ڈالی جائے تو وہاں معلوم ہو گا کہ غیر عیسائیوں کے وہ کس ذلت اور نفرت کے ساتھ دیکھے جاتے ہیں۔ مگر یہ وہی طاقتیں ہیں کہ ہمیشہ سلطنت عثمانیہ پر تعصب مذہبی کا الزام لگا کر اسی بہانے ستانے دن اوسے چھیڑتے رہتے ہیں۔ گو اس امر کا بین ثبوت ہو کہ شرارت کی بنا عیسائی رعایا ہی کی جانب سے ہے۔

چنانچہ کریٹ اور مقدونیہ ہی کے مسئلوں میں عیسائی سلطنتوں نے سلطنت عثمانیہ کے خلاف

کیا کچھ زہر نہیں اوگلا

عیسائی رعایا نے شرارت شروع کر دی۔ اور اون کے فساد کے انسداد کی کوشش کی گئی۔ تو دول یورپ مامون بجائے چاہئیے کہ شرارت ترک کرنے پر زور پڑے۔ کہ دیکھنا سنبھالنا چاہئے بیچارے بیگناہ پر مسلمان بڑا ظلم کر رہے ہیں۔ انہیں اسلامی ظالموں کے جور و تعدی سے بچانا ہمارا فرض ہے غرضکہ داد فریاد کی صدا لگا کر سبھی کود پڑے اور سبھوں نے ثبوت گویا ایجاد کیا۔ اور مداخلت سلطنت پر زور ڈالنا شروع کر دیا۔ کہ عیسائی رعایا کے ساتھ ایسا سخت برتاؤ ہم کسیطرح گوارا نہیں کر سکتے۔ اور یہ نہ خیال کیا جائے کہ ہماری مداخلت محض اسوجہ سے ہے کہ مظلوم رعایا ہماری ہم مذہب ہے بلکہ انسانی ہمدردی نے ہمیں اس بات پر آمادہ کیا کہ ستم رسیدہ بندگان خدا کو ظالم کے پنجے سے رہائی دیں۔ حاصل یہ کہ بغاوت کا طوفان برپا کیا جاتا ہے اور مختلف باتیں پیش کر کے اسلامی سلطنت پر دباؤ ڈالا جاتا ہے اب یہی بات کہ واقعی انسانی ہمدردی ان کے دلوں میں جوش پیدا کرتی ہے یا مسلمانوں ہی سے انہیں کچھ بیر ہے جو ہمیشہ ان کے درپے آزار رہتے ہیں اسکا ثبوت واقعی بہت مشکل تھا اسلئے کہ اونکا یہ کہنا کہ ترکی عثمانیہ کے مظالم ہی انکو مداخلت پر مجبور کرتی ہے۔ ظاہرا ایک حد تک قابل تسلیم ہو سکتا ہے۔ مگر جب ہم دیکھتے ہیں کہ انسانی ہمدردی صرف ترکی عثمانیہ کے عیسائیوں ہی تک محدود ہے۔ اور اسکو کوئی واسطہ نہیں کہ واقعی سلطنت کیطرف سے ظلم ہو رہا ہے یا عیسائی رعایا کی جبلی شرارت سلطنت کو تشدد پر مجبور کرتی ہے۔ تو

انسانی ہمدردی کی حقیقت کھلتی ہے

معلوم ہوتا ہے کہ انکی نظروں میں عیسائی ہی انسان ہیں۔ اور مذہب والوں کی نسبت سخت تعصب ہیں انکو دو ایک کسی طرح پسند نہیں کر سکتیں۔ افسوس ایسی ہی خود غرضانہ پالیسی پر یہ دعویٰ ہے کہ ملکی معاملات میں مذہبی امتیاز سے قطع نظر کرنا چاہئے ممالک روس میں غریب بیکس بے بس مسلمانوں پر جو جو سختیاں ہو رہی ہیں۔ اونکا ایک شمہ بھی یہاں کے مسلمانوں کے کانوں تک پہنچے تو جگر خون ہو کر آنکھوں کے راستے بہہ جائیگا۔ اور صرف اسی بات پر اکتفا نہیں کیجاتی ہے کہ ملکی معاملات میں اون کے تمام اختیارات سلب کئے جائیں۔ عیسائی رعایا کو جو حقوق دئے جاتے ہیں اونہیں سے وہ کیسے مستحق تصور کئے گئے نہیں سرکاری محکموں میں اونہیں قدم رکھنے کی اجازت نہ ہو۔ کسی گورنمنٹی اعزاز سے وہ ممتاز نہوں مجالس کے معاملے میں اونہیں اندر داخل نہ کیا جائے عیسائی رعایا کے مقابلے میں وہ ذلیل شمار کئے جائیں۔ اگر کمبخت نا ہنجار۔ ظالم سفاک خونخوار نا خدا ترس روس۔ مسلمانوں کے حق میں انہیں مظالم کو کافی سمجھتا تو غنیمت تھا مگر لمنے۔ وہ تو انکے مذہب کے بھی بری طرح پیچھے پڑا ہے۔ بچے زبردستی چھین کر عیسائی بنائے جاتے ہیں۔ قرآن شریف کے بجائے بائبل کی تعلیم پر مجبور کئے جاتے ہیں۔ علمائے اسلام کی سخت توہین کیجاتی ہے غرض کہ مذہبی معاملہ میں کوئی ایسا ظلم نہیں جو روا نہ رکھا روسی اور تعصب رکھتے ہوں مگر انسانی ہمدردی کا ذرہ ذرہ یورپ کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی اسلامی سلطنت میں عیسائیوں پر ذرا بھی ظلم ہوتے تو

انکی آمد باعث خوشنودی ہو

لو بھئی ہندوستانی ناز مشتو۔ انگریز بہادر چین آرمی بھین یا کچھ بند رہے۔ مگر امیں کرکی کلام نہیں کرنا ہے خاندان کے ممبر ہمیں اپنا مجیس تصور کرکے ہمیشہ ہمدردی پر کمربستہ رہتے ہیں۔ چنانچہ ہماری خوشقسمتی کی یہ کتنی بڑی دلیل ہے کہ حضور شاہزادہ ولیعہد بامع شفیق بیگم صاحبہ اپنی آنکھوں سے ہماری حالت ملاحظہ فرمانے کے لئے تشریف لارہے ہیں۔ اب یہی بات کہ ہماری زبان سے ہماری مصیبت کی کہانی سننا گوارا ہوگا یا نہیں یہ معمہ اوسوقت حل ہوگا جب اون کے مبارک قدم اس غیر منتظر زمین کو شرف بخشینگے۔ اس خبر سے تمام بیکس ہندوستانیوں کے شکم میں جو بے قلابازیاں کھا رہے تھے کو بھی اگر شاہزادہ صاحب یہاں تشریف لائے تو اس موسم میں کیا حال بلکہ اونچی جگہ کیلئے جو مقامات ہوں گے اور نکا بار ہماری ہی ... کرنے اسے صاحب نوابوں کو بھی نذرانہ داری کی ثروت میں نوابانہ نذرین شاہزادہ صاحب کی خدمت میں پیش کرنا ہونگی مگر نہیں خدا بچائے حضور شہنشاہ ایڈورڈ کی مہربانی کرے ہندوستانیوں کے افلاس سے وہ بیخبر نہیں ہیں۔ بہانہ ... سے وہ بسیر ہیں اور نوابوں رئیسوں پر ضرورت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالنا چاہتے۔ گو ولیعہد صاحب ایک شاہی دربار منعقد کرکے والیان ملک اور دیسی رئیسوں اور معززین کو شرف ملاقات بخشینگے۔ مگر آپ جان کی طرف سے نہیں سخت تاکید ہے کہ نذر اور تحفہ تحائف کسی رئیس سے منظور نہ کریں۔ لارڈ کرزن بہادر کو بھی حضور شہنشاہ نے ہدایت کردی ہے کہ دیسی والیان ریاست تحائف پیش کرنے میں ... کا کمال ... مگر ہم ... کہ شاہزادہ کی تشریف بری ... کہ ... حال ... یہ ... ایک ... مستقل ... کافی ہے۔

یہ معمہ بھی کبھی حل ہوگا

برٹش مشن کابل کا مسئلہ اب تک معمہ بنا ہوا ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے صاف طور پر اسکی اغراض کا کوئی اظہار ہوا۔ اور غالب یہ معلوم ہوتا ہے کہ کرزن بہادر نے بڑی دھوم دھام کے ساتھ جو مشن بھیجا اوسکا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ اب تک ممبران مشن کابل کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے مزے اوڑا رہے ہیں۔ اس معاملہ کے متعلق تحریر رپورٹ کی خاموشی نے لوگوں کے دلوں میں عجیب عجیب شکوک پیدا کردئے ہیں۔ اور متفرق حلقوں میں مختلف رائے زنیاں ہو رہی ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ لاٹ کرزن نے بڑی کوشش کے ساتھ مدت دراز سے امیر میں مختلف ... سے اضافہ کرایا۔ کوئی کہتا ہے ... بڑی ... جو کسی والیٔ ریاست سے نہیں ہوا ہے میں کر دکھاؤنگا۔ جیسے ہو دماغ کا ... کو اپنی پولیٹیکل چالوں کے دام میں لاؤنگا۔ آخر لاٹ صاحب نے جال پھیلا بھی دیا۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ... ہشیار نہ ... ہر بار شکار سے ... مضمون کا شکار ہو گئے ہیں۔ کرنے کچھ گئے اور ہو گیا کچھ۔ لینے گئی پوت کھو آئی خصم۔ امیر صاحب نے بھی ایسے بڑے شکنجہ میں انہیں کس لیا ہے کہ عہدہ برآئی کا یہ زخم کبھی نہ بھولیں گے۔ غرض یہ کہ جتنی زبانیں اوتنی باتیں۔ مگر مہذب لوگ ایسے خیالات کا اظہار نہیں کرتے۔ اون کا یہی کہنا ہے کہ ابتک یہ معاملہ راز سربستہ کیوں رکھا ہے بلکتہ کا اخبار انگلشمین بھی اسپر حیرت ظاہر کرتا ہے۔ اور اوس کے گول مول فقروں سے اوسکے دلی خیالات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

لارڈ کرزن بہادر کی دلعزیزی

بھلا انہیں کیسے کلام ہوسکتا ہے کہ خدا رکھے ہمارے لاٹ صاحب بہادر میں ہندوستان کی خیرخواہی کا مادہ لبالب کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے کہ ٹپکا پڑتا ہے۔ شب و روز انہیں ہندوستانیوں کی بہتری کا خیال لگا رہتا ہے چونکہ ہندوستانیوں کو بھی اس امر کا یقین ہوگیا ہے کہ لاٹ صاحب بہادر سواے ہندوستان کی بہبودی کے اور خود ہندوستانیوں کو اپنی قوم کی ترقی کا ہمدرد خیال نہیں ہے جتنا انہیں ہے تو اونکا فرض ہوا کہ لاٹ صاحب کے بڑی عزت و توقیر کی نظر سے دیکھیں حق کہ اگر اون کے خیال میں لاٹ صاحب کی کوئی پالیسی ذرا بھی مخالف بھی ہوتی ہے تو اختلاف تو ظاہر کرتے ہیں مگر لاٹ صاحب کی اعلیٰ قابلیت کی تعریف اونکی زبان سے نکل ہی جاتی ہے۔ چنانچہ یونیورسٹی کانووکیشن کے موقع پر لاٹ صاحب نے جو تقریر کی اوس کے متعلق بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اس تقریر میں ہندوستانی لیڈروں پر بیجا حملہ کرکے اونکے دل دکھائے گئے ہیں اسلئے جمعہ کے روز ٹاون ہال میں بنگالی طلبا اور معززین شہر کی ایک مجلس لارڈ صاحب کی اسپیچ کی مخالفت کیلئے منعقد ہوئی تھی۔ صدر جلسہ ڈاکٹر راش بہاری گھوش نے اثناے تقریر میں لاٹ صاحب کی قابلیت کی داد دی مگر تقریر یونیورسٹی کی بہت سی باتوں کو بیجا قرار دیا۔ اور اسی ضمن میں قانون رازداری تقسیم بنگالہ وغیرہ پولیٹیکل تجویزوں پر بھی نکتہ چینی کی گئی۔

ہمیں حیرت اور سخت تعجب ہے کہ ایسے عظیم الشان جلسہ میں یوروپین حضرات کیوں شامل نہ ہوئے۔ کیا اون کے نزدیک بیجا کارروائی تھی۔

آخر ٹائیں ٹائیں فش

بڑے فخر کی بات ہے کہ بہکے روسی افسروں نے طوفان بے تمیزی برپا کرکے سیکڑوں برٹش ماہیگیروں کو ایسے بے ... تڑپا تڑپا کے ٹھنڈا کر دیا۔ ناگہانی گولیوں کے اور دھندلیوں سے خوب چلتے جل کے پھیرے ... اور پھر بھی ... کے ساتھ ... برطانیہ ... کمیشن ... کو ... بھا گیا۔ غرض یہ کہ روسی افسروں کا ... دم خم ... اس معاملہ سے زیادہ برٹش ... کی ... ہو گئی۔ ... خود جا ... روس کے ... تسلیم کر لیا جاتا ... سمجھ لیا جاتا کہ جو ... ہو گیا ... شدہ۔ کمیشن نے جو برٹش دعوے کا فیصلہ کیا۔ اس سے تو صاف یہ ثابت ہوتا ہے کہ ... دیا تھا ... برٹش ... کا دعویٰ یہ تھا کہ روسی ... نے ... معصوم ماہیگیروں پر حملہ کی ... روسی افسروں کا جواب یہ تھا کہ ... ماہیگیر کشتیوں کی آڑ میں ... جاپانی تار پیڈو کشتیاں ... سب کشتیوں کا جہاز ... کی طرف ... ایسے ... حالت کا ... جب ... اپنی حفاظت کی ... کرنا چاہئے تھا ... سب کو نیست و نابود کر دیا۔

... ماہیگیر نیست و نابود ... کہ کوئی ... نہیں ... گیا۔ مگر ... افسوس ... کے ساتھ برٹش جہاد ... دشمنوں کی نگاہ میں ... ہو گیا ... جب ... کے

جوشِ ہمدردی میں تلاطم

بپا کر دیا تو برٹش بہادر کی ہمدردی ... میں ... جوش آ گیا۔ چنانچہ جھٹ پٹ برٹش بیڑہ تیار ہو گیا اور ... کے ساتھ ... کا منتظر رہا۔ مگر وہ جو کہتے ہیں۔ تہذیب جدید کی انسان کو بزدل بنا دیتی ہے۔ آخر عاقبت اندیشی اگر برٹش کی ... شجاعت کے ... کر گئی۔ چنانچہ برٹش گورنمنٹ کو اس خیال نے ٹھنڈا کر دیا۔ کہ وہ ترکیب کرنی چاہئے جس سے سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ یعنی قانونی شکنجہ میں پھنسا کے ... اور ... سزا دی جائے۔ چنانچہ سب ملکوں کو ... لیا ... ایک کمیشن ... ہوئی۔ برٹش نے روسی افسروں کی زیادتی ... میں ... ثبوت ... پیش کئے۔ اس ... کیا ہوا اگر شاہ ... برٹش دعوے کی صداقت کی کمیشن ... روسی افسر ... ہوش ... کی چٹائی ... جنگ ... رنگین ... ایک ... میری کشتی ... ہوا۔ ایک سی جہاز کی نظر پڑ گئی ... ایک ... کر دیا۔ وہ تو ... بال بال بچ گیا۔ ورنہ ابھی ... تمام ہو جاتی۔ میری کشتی کے ... جہاز ... کشتی ... ایک ... کشتی نے ... چھپا ... شہادت ... یقین کیا جاتا کہ کمیشن ... میں فیصلہ ... قسمت کی ... ہو گیا۔ اور کمیشن نے ... کا حساب کر دیا۔ ... اب گورنمنٹ ... اس فیصلہ کا ... ہے ... اختیار ... ہے ...

اور لوٹو غریبوں کو

وکیلوں سے ... کی ... ایک طرف ... تو دوسری طرف ... کو ... جا رہی ہیں۔ دوسری طرف ... سے ... گئے کہ ... ہماری ... گے ... کے مقدمہ کا ... کرکے تیار ... روپے کا ... ناجائز ... لگنے ... نہیں ہے۔ ... کے ساتھ ... بد معاشیاں ... جاتی ہیں ... ایسی ... جاتی ہیں کہ سرکاری ... جانب ... رشوت ... نہیں ... گورنمنٹ بھی ایسے ... سے غافل نہیں ہے ... گورنمنٹ کی ... چنانچہ ... کے ایک وکیل ... اس ... کی ... حاضر ہوا تھا کہ ... سند وکالت ... نہ چھین لی جائے۔ اسکی وجہ یہ ... نعمت علی ... دو ... ہزار ... کے جرم ... گرفتار تھا۔ ... کی طرف سے وکیل ... نعمت علی کو ... کر ... ہماری ... دو ... روپے ... نعمت علی نے ... رقم ... صاحب کے نذر کر دی ... گیا تو نعمت علی نے ... واپس مانگی۔ بابو صاحب ... مگر نعمت علی نے ... کیا کر وکیل صاحب ... رشوت ستانی کا راز فاش کر دیا۔ وکیل صاحب ... عدالت ... سزا ... اپیل ... اسی ... کہا ایسا شخص اس ... قابل نہیں ہے اسلئے اس سے سند وکالت چھین لینی چاہئے ... ایسی حرکت ... اسلئے

معرکہ آرائی

سنئے پیچ کچھ فرماتے ہین

علیک سلیک اور تسلیمات کی ضرورت نہین ۔ بیٹے میان کیا بے چونی چپتے ہو ۔ کہ سنت نبوی کو مٹا دو گے لیے ہو ۔ آج جناب کہہ یا علیک سلیک مدار و تسلیمات کی ضرورت نہین لیے میان تسلیمات کرنا تو آجکل کی جنٹلمینی کا فرض ہے ہم کہتے ہین کہ اسکی بھی ضرورت نہین ۔ جناب آپکی عقل چرنے گئی ہے جو دین کی سنت اور دنیا کا فرض نادر کئے بیٹھتے ہین ۔ حضرت کیسی دنیا اور …… جب بیٹے کہہ دیا کہ اسکی ضرورت نہین تو آپ لاکھ سلام علیک کیجئے ہم جواب نہ دین گے ۔ ہزار جھک کر تسلیم کیجئے ہم آنکھ اٹھا کر نہ دیکھین گے ۔ تو یہ آپکے بات کرنا ہی فضول ہے کیونکہ آپ نائک شرع و جنٹلمینی ہین ۔ اجی حضرت بھی سے خفا ہو گئے ۔ اور اسپر کہتے ہو کہ ہم بھی پہاڑ مین ہیں بس دیکھلی آپکی بہادری کہ ذرا سی بات کی پیچ و بہوی نہ سہر سکے تو گرنٹ گمرہی بات کیا ہے جو روس سے ٹرکی پر ترک اونعاکر بھی بوجہ کل مصالحت کے خاموش ہے تو آپ بھی تو بے تکے کہے جاتے ہین ۔ نہ وجہ بتاتے ہین نہ سبب حضرت وجہ بتائے دیتے ہین مگر آپ گھبرائے نہین اور بھاگنے کے لئے تیار ہو کر کان بند کر لیجئے ۔ ارے میان یہ کیا کوئی نہ بات کہنے کے ہے جو کان کھلواتا ہے اور تم اسکے برعکس کرتے ہو ۔ اچھا تو فرمائیے کہ مین نے سننے کے لئے کان بند کر لئے ہین ۔ اچھا تو پھر سنئے کہ راقم کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ عربی سکول دہلی مین ماسٹر علاء الحق صاحب ایک ٹیچر ہین جو نہ سلام علیک کا جواب دیتے ہین نہ تسلیم کا ۔ طالبعلم ماسٹر صاحب سے نہایت نالان ہین ۔ اگر سلام نہین کرتے تو ماسٹر صاحب ناراض ہوتے ہین اور اگر کرتے ہین تو بھی ماسٹر صاحب چار و ناچار خفا ہوتے ہین ۔ طالبعلمون کی جان عجب کشمکش مین ہے کہ اور ہر گرین تو کنوان ادہر گرین تو کھائی ۔ ہمین امید ہے کہ ماسٹر صاحب سنت نبوی کو جاری رکھین گے ۔ اور بجائے تسلیم کرنے کے سلام علیک کرنے کی ہدایت کرین گے مگر چونکہ وہ ۔ دشمنی کی تعلیم سلام علیک کی مقتضی نہین ہے (نعوذ باللہ) اسلئے اسلامی سلام تو ماسٹر صاحب کیا پسند کرینگے ۔ طالبعلم ۔ لہذا ماسٹر صاحب یہ حکم نافذ کرین کہ تسلیم کا جواب زبان سے نہین تو اشارہ سے ضرور دیا جاویگا سنئے آپ کچھ فرماتے ہین ۔ ارے میان فرماتے کیا ہین ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ شاباش ایسی خبر کو سنکر ضرور لاحول پڑھنا چاہئے ۔

اور سنئے ! آجکل دہلی مین ایک آریہ پنڈت آئے ہوئے ہین جو بازارون مین عام مسلمانون کا دل دکھاتے پھرتے ہین ۔ اب مولوی عبدالحق صاحب مولف تفسیر حقانی اور پنڈت صاحب کے مباحثہ کی خبر ہے ۔ دیکھئے پنڈت صاحب کیا مناظرہ کرتے ہین یا نہین آئندہ مناظرہ کے حالات سے مطلع کیا جاویگا ۔

مداقت

ن ۔ بیش ۔ ع ۔ غ ۔ از دہلی ۔

رہا ٹیڑھا مثال نیش کژدم
کبھی کج فہم کو سیدھا نہ پایا

چیونٹی اور بچوں اکثر آفتین اور مصیبتین پڑتی ہین اور اسکا باعث تو یہ ہے کہ وہ گویائی سے بالکل بے بہرہ ہین مگر انسان پر جو بلا نازل ہوتی ہے بسا اوقات وہ خود اسکی گویائی اور اسکی خجالت اور ندامت کا باعث ہو جاتی ہے ۔ اخباری دنیا مین اگر ان بدتہذیب نامہ نگارون کی طرف غور کی نظر ڈالی جائے کہ جو خواہ مخواہ بھی لوگون کے منہ آتے ہین تو ایک عجیب حیرت پیدا ہوتی ہے ۔ اور نئی زبان بازاری شہدون سے کم نہین ہوتی اور آئے دن اونکو ان نامہ بازون کی سزا بھی ملتی رہتی ہے مگر پھر بھی باز نہین آتے کہ اپنی جہالت ۔ بد طینت اور خبث باطنی کے باعث اپنی یارہ گوئی اور فحش کلامی پر اونکا ناز و فخر کرتے ہین ۔ اور حقیقت تو یہ کہ آجکل کے جہال اور ان چیزون تا یہ نامہ نگارون نے گالیان بکنے اور ہجا گو کرنے کو اپنی ایک خوش طبعی سمجھ رکھا افسوس کیا اسکا نام ملکی ریفارمری ہے ۔ شرم ! شرم ! شرم !!! لعنو فرمائیے کہ ایسے نامہ نگارون سے ملکی بہبودی اور تہذیب کیا تصور ہو سکتی ہے بقول شخصے ع او خویشتن گم است کرا رہبری کند تف ہے ایسے نامہ نگارون کی طرح وہ بھی پر کوئی منہ زور کمینہ یہ نہ سمجھے کہ وہ شرفا کو گالیان دیکر صاف بچ سکتا ہے بلکہ وہ ایک روز ایسے کرنے خان کے شکنجے مین پھنس جاتا ہے کہ اوسکا کچومر ہی نکل جاتا ہے تمہید تو ختم ہو چکی اور اب ہم نامہ نگار آفت کی عالی ظرفی اور اوسکی تازہ خرافات کا نمونہ دکھاتے ہین جو ناظرین کی دلچسپی کے لائق ہے ۔ ہمدم کے العزیز مین نامہ نگار آفت نے نواب عبدالشکور خان کی بعض شکایت میں ایک مضمون لکھا تھا کہ موضع بیکم پور مین کوئی جگہ مسافرون کے ٹھہرنے کی نہین ۔ اس کے علاوہ کھانے کے لئے بھی سوائے چنون کے اور کوئی چیز نہین مل سکتی ۔ جیسی تکلیف ہمنے اوس مقام پر اوٹھائی وہ کبھی کسی سفر مین نہین اوٹھائی ۔ چنانچہ ہمنے اس بیجا شکایت کی نسبت اوسکے پرچہ العزیز مین لکھا گیا تھا کہ نواب موصوف کے ہان مسافرون کے ٹھہرنے کا کافی بندوبست کیا جاتا ہے نامہ نگار کی یہ محض بیجا شکایت ہے ۔ اگر نامہ نگار آفت بیگم پور …… گئے تھے تو نواب موصوف کے ہان قیام کیا ہوتا اسکے جواب مین نامہ نگار آفت نے … فرمائی کہ ساد دیا ہے

میلا وہی ہیں ۔ ذرا ناپسند کیا جاتا ہے اور دونوں کی لیت ... اوسکی فاقہ کی بات کی اصل جان ہیں ہے اول زنہ مضمون ہی میں اسکے یہ منہ کی کمائی کا مضمون بیکار ہو کر بہت پا کل معمولی سو شیخ بنا ناسبت اور یہ صادق او جوانی میں اوس سو شیخ کی بات بیکار ہو گیا ہے ۔ اس سلومت کہ قربان اور یہ قصہ چل کر ہماری نسبت اونچے ہوں کہ جواب ہیں کہاں نہ ہوا ہو گیا ہے اور جس طرح اپنی نجابت اور ذات کو ثنا ہے ۔ حضرت سنئے رنگیوں کے ناک پر وہ آپ ایں ہم نہیں بلکہ کسی غریب سے ملنے کی تمنا اور غریب کے کھانے سی مطلب ۔ اسی جب ان نامہ نگاروں میں نہیں ہیں کہ وہ چار رقت کسی زیر کے ان معنوی مار پہاڑی اور چلہ مار شور بات اور مرچ پھر ناز و غیر چل پڑے ۔ ابد وقت لیں خوشامدی جماعت سے سخت نفرت ہے ہیں کہ خود غرضی کسی بات کی شکایت کرنا اب کچھ ہیں کیا نامہ نگار ہو یا مسافرانہ کے نام سے واقف نہیں ۔ بر ابر زمان سو یا خواہ مخواہ پیار کی نگرانی ہے ۔

واہ سی بات کیا معقول عبارت ہے ۔ آپکی عالی ظرفی اور بیکاری تو معلوم ہو گیا مگر یہ عقل نہیں ہوا کہ آپ میں کون سی بات کہ جان معلوم الف کہنے سے تف پڑ جاتا ہے بس جس کے نام معنی بتانا ہو یہ اوسکی قابلیت اور شرافت کا کیا ذکر ... اگر کسی پر نکتہ چینی بھی کرتا تو عقل اوسکو دائرہ شرافت سے قدم باہر رکھنے نہیں دیتی ۔ جو جانیگا یہ ... نامہ نگار نے وہ دن کی لی ہے اور اپنے زعم باطل میں لیے آپ کو ہمہ من دیگرے نیست کا مصداق بنا کر ... نہیں بہتر جانتے ہے ۔ ... اور اسکی اس شیشہ سے

اور اس کے نحوت و غرور کا اندازہ کر سکتے ہیں عجیب و غریب کا سر جدید تحفہ ہوتا ہے اور یہ فائدہ ہے کہ انسان جس قدر بلند ہوتے گر نیسے زیادہ چوٹ آتی ہے جیسے بیہودہ ... سنئے دیکھئے اور سنئے میں آتے ہیں مثلاً آج فلاں شخص کوٹھے سے گرا ۔ تو جہ پاؤں ٹوٹے اور کل فلاں شخص درخت سے گرا ۔ سر چوٹ گیا کی طرح کوئی بہت سے گر کر کہیں گیا ۔ بھیجا نکل پڑا ۔ گر میں ایسا نہ ہو کہ نامہ نگار صاحب بھی زعم باطل میں بہت ونا کے ٹوٹ پڑے ایسے گریں کہ ہوش ٹھکانے نہ رہیں تک سنبھالنا دشوار ہو جائے اور چین لوٹی اور جھٹے ۔ مجکو سخت تعجب ہوتا ہے اسکی اس بے بضاعتی اور کم یا تی پر اس قدر کیوں زعم ہے اور اوسنے یہ بیکاری سے اور لکھنے کی عادت کیوں اختیار کر رکھی ہے ۔ شاید اسلئے کہ تاکہ مشہور ہوں ہزاروں میں ۔ ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں ۔ نامہ نگار صاحب کی طرز تحریر تا پسندیدہ پہلو لیے ہوئے ہے ہماری اس تحریر کا اصلی مقصود صرف اوسکو اوسکی غلطی سے آگاہ کرنا ہے کہ وہ اس روش کو چھوڑ کر اور ہماری اس مشفقانہ نصیحت پر عمل کر کے تہذیب اختیار کرے ۔ ورنہ اسکا خراب نتیجہ اوسکو حاصل ہوگا ۔

مگر اوسکی ہٹ دھرمی سے یقین ہوتا ہے کہ جب یہ اوسکی جبلی عادت ہے تو یہ ناممکن ہے کہ وہ اپنی روش کو چھوڑ بیٹھے ۔ کیونکہ کسی بزرگ کا قول ہے کہ خوئی بد در طبیعتے کہ نشست ۔ نرود جز بوقت مرگ از دست ۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری اصلاح اوسپر کہاں تک کارگر ہوتی ہے ۔

(باقی آیندہ)

راقم

جوہا ملیح آبادی

اب ذرا ہوش سنبھالو مری پیاری بی بی

الجواب نمبر (۱)

جلوے سے تری نگاہ میں کون و مکان ہے ہیں :
مجھے کہاں چھپیں گے وہ ایسے کہاں کے ہیں

میاں حق شناس صاحب مجا گلوری کا مضمون مطبوعہ اودھ پنچ ۱۶ مارچ ۱۹۰۰ء کی نظر سے گذرا ۔ خود پدولت داغ مرحوم کا شعر ہی پڑھکر رات کے ... بڑے چنے اور سید قرنی پر بہت ہنسے ۔ ناظرین ذرا غور فرمائیے ۔ میاں حق شناس صاحب لکھتے ہیں ۔ کہ ... جاتا ہوں کہ جن مہتروں کا ... برتن ... کیا ارض ... ادا فرمانے مجکو اجر ۔ میاں حق شناس صاحب ۔ آپ ہرگز اسقدر ناراض نہ ہو جئے ۔ کیوں آپ افسوس سے شاکی ہیں کہ اونسے آپکو مہتر بنایا ۔ نہیں اگر آپ تھوڑی سی کوشش کریں تو چھوٹے موٹے مہتروں کے برتن بن سکتے ہیں اور اسپر طرہ یہ کہ ... دینی رنگ بھی آئے چوکھا ۔ اسکیلئے کچھ زیادہ کمائی کی فرض نہ ہو ۔ صرف ایک ورق فلسکیپ کاغذ کی ضرورت ہوگی ۔ اور وہ بھی اگر گھر والے میں موجود نہ ہو تو آس پاس کے پڑوسیوں سے مانگ لینا اور اپنا ... قلم اونگلیوں میں پکڑ کر دو حرف لکھکر جناب چیرمین صاحب مجا گلور میونسپلٹی کی خدمت میں پیش کر دیجئے ۔ اور التجا کیجئے کہ میں مہتروں کا برتن بنایا جاتا ہوں لہذا حضور یا کمسن یا مہتر ... (جنگلوں) سے میرا پیند در واں کروا دیجئے ۔ آدمی بھی اردو پڑھے لکھے ہو ۔ مہتروں کا صدر بنانے میں چیرمین صاحب کو کچھ بھی عذر نہ ہوگا ۔ یوں استعارہ ناحق ہو گئی ترکیب بتائی ہاہے خوشی کے آنسوؤں کی طرح پڑ پڑ تر آپ کب ہونگے ۔ بیشک تمنے بھی زمانہ کی حالت دیکھکر خواہش ظاہر کی ہے زیادہ ... نکلے ... ارشن

دالانوں کی مٹی پلید ہو رہی ہے۔ ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے دو تنکے
کی میان تمھاری دستیاب نہیں ہوتی ہے تو پھر تم
بیچارے ٹوٹیاں اور ووان کس شمار و قطار میں ہو۔
بجز اسکے کہ جو بہو ٹوٹنے کی ہے نہایت درست ہے
اور قابل اعتراض نہیں ہے اور نہ کوئی تمکو انگشت نما
بنا سکتا ہے۔ آپ دوسرے شعر میں فرماتے ہیں
سا ہے تمنائے دلی بڑون میں بڑھون کا ہمسر ہو
صد افسوس کہ وہ دل ہی نہیں اور نہ جگر۔ اسکے
لکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ تو عام طور سے سب لوگ
جانتے ہیں کہ آپ مکسچر ہیں۔ رذیل اور شریف کے
داتوں سے آپکا خمیر بنا ہوا ہے اور جیسا آپکے
وہ تھانہ میں فیض عام جاری ہے سب پہ روشن ہے
اگر ہمارے قدردان ناظرین کو میرے لکھنے پہ باور
نہو تو کسی دن بٹیے شکر تالاب پہ دورہ ریلوے اسٹیشن
کے چوراہے پہ کھڑے ہو کر یہ سین دیکھ سکتے ہیں
اب تمہارا اتنا بڑا جگر نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ تم
بڑوں کی ہمسری کرو۔ اسکا افسوس کرنا فضول ہے
اور بالفرض اگر تم بڑوں کی ہمسری کی تمنا رکھو تو
وہ ڈوپسن پوسٹ سو جمر نہ لیں۔ جیسکے خاندان
کی یہ حالت ہو پھر بھلا مجھے روزنامہ شہر کب ہمکو اپنا
ہمسر بنا سکتے ہیں۔ اپنے خیال خام کو اپنے دماغ
بے دماغ میں ہرگز جگہ نہ دو۔ ورنہ لوگ بری طرح
دوڑ پڑیں گے۔ پھر چھپا چھٹانا مشکل ہو جائیگا۔
اب آپ اپنی تحریر کا جواب لیجئے۔ بقول ہمارے
اوستاد پچھیادے دس گز لات کا آدمی بات سے نہیں
مانتا ہے۔ "تم لوگ لات کے بیشرم بیحیا ہو۔ پھر بھلا
سیدھی سادی نصیحتوں اور میٹھی تحریر و تقریر سے
کب اپنے افعال بد سے باز آؤ گے۔ سیدھی سادی
پند و نصیحت تو ہمارے خدا کے ان نیک بندوں کے
لئے ہے کہ کہیں تم جیسے شیطان نے انکو ورغلایا تو
انکی پارسائی ڈگمگائی۔ کرلائے اینٹھے اون کو

خدا و رسول کے غضب سے ڈرایا اور پھر وہ راہ راست پر
آگئے۔ مگر تم کب مولویوں کے وعظ و پند کو گوش گزار
کرو گے۔ اگر ہمارے کسی مولوی صاحب نے ترکیکار
پھر قال اللہ قال الرسول تمہارے سامنے بیان بھی کیا
تو تم ہنسکر ٹالا بتاؤ گے اور ٹھٹھے اڑاؤ گے
انکی نقلیں اوتارو گے۔ اور کہو گے کہ میاں وہ
سڑی مولوی یوں بکا کرتا تھا۔ اپنی عزت آبرو ہاتھ
پھر ہمارے مولویوں کو کیا غرض پڑی ہے کہ تم ایسے
گرگوں معزون اور گمراہون کے پیچھے اپنا دماغ خالی
کریں۔ اُن لوگون نے بھی ڈھیل چھوڑ دی کہ جوان
کمبختوں کے خیال ناقص میں آئے کریں۔ اور تم
لوگوں نے بھی موقع غنیمت جانکر فسق و فجور پہ ایسے
گر پڑے جیسے مُردار پہ گدھ۔ تم لوگ خوب سی میں
بازی۔ اغلام۔ شراب خواری۔ کرتے زنا بدولت تمہاری بچوں
کی طرف کبھی آنکھ اوٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ مگر
غضب تو یہ ہے کہ بیچارے رئیسوں کے بچے تمہارے
نوجوان تمہارے دام تزویر میں پھنسکر تباہ ہوئے
جا رہے ہیں۔ اور بڑے والدین کی گاڑھی کمائی
کی دولت واہیات خرافات میں اوڑا رہے
ہیں۔ اسکی البتہ ناہمدردت کا کلیجہ دیکھتے پک گیا
آخر قومی ہمدردی مثل سوڈا واٹر کے سینے میں
جوش کرنے لگی۔ اور دن رات اسی فکر و تردد میں
پریشان رہا۔ کہ کسطرح اپنے مطلب میں کامیاب
ہوں۔ اور ان ہونہار بچوں کو تمہارے دام تزویر
سے نکالکر سیدھی راہ پہ چلاؤں۔ آخر مجھے ترکیب
سمجھ میں نہ آئی۔ مجبور ہوئے کہ تم لوگوں کی فریاد اوستاد
پچھیادے سے کروں۔ خیر میرے حسب دلخواہ اوستاد
پچھیادے نے میری فریاد بھی سُن لی۔ اور تم لوگوں
کا سچا فوٹو بھی کھینچ کر رکھ دیا۔ مگر اب عام ان کس
وغیرہ تم کسطرح جانچ برائیاں دیکھو کیونکہ اخبار بینی
کا شوق تو ہے نہیں۔ خیر مطلب تو مہرولش پر جان

مہرولش جب اتنی تکلیف بیہودہ قوم اور علی الخصوص
تم لوگوں کے لئے کی ہیں تو اتنا اور بھی ہی کہ سب سے میں
اخبار نکال لیتا ہوں اور جہاں کہیں یا دون کا چوہیکا
تم لوگوں کے حالات پڑھکر سنا دیئے گئے۔ تاکہ سننے
والے جو ہیں بھی جو کچھ رہا سہا عیب ہو اوسکو چھوڑ دیں
اور تم لوگوں کے افعال بد پہ عفو عفو کریں۔ بیشک
بقول تمہارے سنجیدہ خیال کے لوگوں کو لچے دار
اور مذمت آمیز مضامین کب پسند آئیں گے ضرور ہی
ناپسند کریں گے۔ اسکی وجہ یہ نہیں بتا سکتے زبان ہو
سنجیدہ و نیک سے تمہاری حرکات ناشایستہ کو کیا
جانیں۔ اور اوسپر طرہ یہ کہ پنچ کے مضامین اون کو
اشعر کی عبارت سے کب فرصت ہے جو تمہاری بُری بُری
حرکات کی خبر لیتے پھریں۔ وہ بیچارے تو ضرور یہی
خیال کریں گے کہ کسی بھلے آدمی کی توہین کیجاتی
ہے۔ اور اسکی ضرور اپنی نفرت ظاہر کریں گے۔
مگر یہ جز تو سوائے پنچ کے تحریروں کے دوسروں
کرا تہہ کھلی مشکل ہے۔ اور جب تم لوگوں کی حقیقت
کی اچھی طرح قلعی کھول جاتی ہے تو میرے یاد
جبرا غا ہوتے ہو اور خیال کرتے ہو کہ پنچ کے ضمیر
میری روزی میں کانٹا بچھاتے ہیں تب واویلا مچانا
شروع کر دیتے ہو۔ یہ مت آپ خیال فرمائیے۔ کہ
ایک آدمکل اُن سب کے رنگیلون کے جو ابین کہہ دیجئے
سے میری رہائی ہوگی۔ اور لوگوں کو میری پارسائی
کا یقین ہو گیا ہوگا۔ ابھی تو یہ کیجئے بلکہ غیر شہر
والوں کو اب اچھی طرح معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ یہ وہی
ذات شریف ہیں جنپر ایک زمانہ سے انگلیاں
لگی جا رہی ہیں۔ علی ہذا کہ وہ کل سلام دینچہ کے
عجیب غریب وقایع کے پرچار نے عطائے ہمکو جو ہمصر
دوسرے لوگ موجود ہیں۔ اگر کسی طبیعت کا رجحان
انکی طرف ہو۔ تو پھر تم لوگوں کی اصلاح کرنے والا
کون ہو کوئی بھی تو ایسا ہو کہ تم لوگوں کا کچا چٹھا بیان کرے

صدا بیت ہے اپنی سے فرو جتے ہوئے نکالے ہیں خوب ہوا رکھتا ہوں کہ یہی کوئی آرٹیکل خلاف شان عالم کے ایڈیٹر نہیں لکھی گئی ہے۔ کیا عالموں کی قدر و منزلت مجھکو مقصود نہیں ہے۔ پھر بیان حق کیونکر کسی کو کہتے ہیں کہ جاہلوں کی پرسے عالموں کی قدر نہیں جانی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید وہ عالم آپ ہی ہیں۔ اگر واقعی میرا خیال ٹھیک ہے تو سبحان اللہ کیا کہنا ہے۔ آپ فرمائیں عالموں کی حرکات و حالات کو خود فرمائیے گا۔ جب ایسے ایسے عالم دنیا میں موجود ہوں تو دین اسلام کا کیا پوچھنا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ بوجہ صحت زیادہ ناقص و نا مکمل تحریر ہونے کے کوئی تردید نہیں کرتا۔ اپنے منہ سے میاں مٹھو بنتے ہم بھی ایسے کسی صورت ان تحریروں کی تردید کرتے۔ کون بات دو ہیں جس میں حق نہیں مثل خرگوش کے دم دبا کر گمنام سا دہ گئے۔ کیونکہ اگر اسکی تردید کرنے بیٹھ جاتے تو اور بھی طرح دبائی کا بستان مثل آئینہ حقیقت کے کھول جائیں تم بھی غنیمت سمجھو کہ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت چونکہ مضمون طول ہو جانے کا خیال ہے اس لئے مجبوراً میں اپنی تحریر کو ختم کرتا ہوں۔ مگر یاد رہے کہ اگر پھر ایسی پوشش کی تو ایک ایک زن و مرد کی سوانح عمری لکھکر پبلک کے پیش کردوں گا۔ حق شناس صاحب۔ آپ یہ مت خیال فرمائیے کہ جیسے آپ چھپے ہوئے ہیں۔ نہیں۔ آپکو خوب پہچانتا ہوں۔ بلکہ صرف آپ ہی کو نہیں آپکے تمام پارٹی کے گھر گھر کی حالت جانتا ہوں۔ بلکہ اس مضمون کے کسی ایک فقرہ سے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ تم لوگوں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے

مواقف

بچا عزرائیل ۔ از عرش معلی

قطعات تاریخ

انتقال پُر ملال بلبل ہندوستان۔ فصیح الملک جہان استاد حضرت جناب مرزا خان صاحب داغ دہلوی

استاد در حضرت مرحوم۔ نتیجۂ فکر رسائی عالیجناب نواب شیخ حافظ محمد حسام الدین صاحب قریشی الدولہ نواب مرزا حاجی محمد خان صاحب مرحوم سابق وزیر اعظم مملکت رئیس اجمیر شریف

بلبل ہند داغ سحر بیان　　وہ مرحوم جس کی کہ جہاں میں بہا
جس کے انداز سخن پہ تھی　　جس پہ دلی کو فخر حاصل تھا
جیسا مضمون بر جستہ و بلیغ　　جیسا لطف زبان تھا سے جدا
تھا مسلم زباندانی میں　　تھا نہیں مثل اسکا اور کے سوا
ہند میں تھا جو بادشاہ سلطنت　　اب وہ دار البقا روانہ ہوا
ہے جب فکر سال رحلت کی　　رنج مرحوم سے یہ آئی ندا

لکھئے آہ دستانکے دل کو تو
آج راہی جہان سے داغ ہوا

۲۲ ہجری ۱۳

از نتیجۂ فکر کمترین آزر سید قاسم علی لطیف میاں۔ ساکن ... ضلع کاٹھیاواڑ۔ وارد بمبئی شاگرد حضرت آنور ...

کرد چون پرواز مرغ طوطی معجز بیان
آہ در گلزار شعر و شاعری آمد خزان
گفت رضوان مصرع تاریخ او کرز حزین
در جنان شد جلوہ گر بلبل ہندوستان

۱۳ ہجرے ۲۲

ایضاً اردو

تیرا شیوہ تو فلک ہے یہی　　اک نہ اک دیکے تو نے جاں داغ
ہم نے پایا خوب زخم کہن　　کردیا تو نے اور تازہ داغ
وہ دلی بھی جگہ نہیں ہے　　اسطرح تو نے بھی چھپایا داغ
کوئی کس کس کا علاج کرے　　ایک دل اور ہمیں صد داغ
نہیں دور تیری جا ہو رہے　　کر صبر کر لیے تو مرا یا داغ
ایسا ابتک دیا نہ تھا صدمہ　　ایسا ابتک نہیں دیا تھا داغ

آہ قسمت شاعرہ ناہی　　اوستاد کی جا داغ
دلی اور لکھنؤ فخر تھا جس سے　　نام کا تھا سخن بھی کیا داغ
ہر ایک لطف شعر و سخن　　دو جہاں شعر گوئی والا داغ
دلکو تسلی اب قرار آئے　　دلکو تسلی ہو ریا چلا داغ

ہدہد برجستہ سال ہے گوش
جل دیئے آہ آہ مرزا داغ

۲۲ ہجرے ۱۳

از طرف ایجانب فقیر بارگاہ ذوالجلال عبدالغنی جبل

گرامی مرگ استاد جہاں داغ　　ہمدردی ہمدردی ہمدرد

چو داغ آمد بدلہا بہر سالش
بگفتا جبل - جہاں دل داغ گل کرد

۲۲ ۱۳ ہجری

از بندہ ابو الحسن ناطق ناچیز تلمیذ جناب مرحوم مستقیم رائے پور

سچ تو یہ ہے کہ شاعری ہند مرگئی
ناطق وصال داغ سخنور کا جب ہوا
سنتے ہی اس خبر کے مرے ہوش اڑ گئے
لب پر یہ حرف آگئے کہ کیسا غضب ہوا

۱۹۰۵ء

دیگر

خلق حیرت سے حیران ہے آج　　سب یہ کہتا ہے مجھے معلوم ہوا
چلنے والے ہیں مسیحا سے داغ　　شمس کا داغ یہ دیتا تھا بتا
ہے یہ موت کسی کی دن جسپر　　سنگدل چرخ بھی رو تارہا
بخشیں کیا ان کی حالت ہی　　سر پہ اک کوہ الم ٹوٹ پڑا
مغفرت کی ہو دعائیں ناطق　　تو احباب کا یقین اسکے ہوا

بہر تاریخ دل ناطق سے
داغ مرحوم ہوئے۔ میں نے سنا

۲۲ ہجرے ۱۳

قطعۂ تاریخ انتقال پرملال افضل الحکماء جناب حکیم محمد واصل خان صاحب رئیس دہلی

از نتیجۂ فکر سید ظفر علی صاحب ظفر خلف تاجی غلام علی صاحب حاکم فوجداری دیوگڑھ۔ میواڑ

آفتاب ملک حکمت چشمۂ دست شفا
مخزن لطف و کرم سرچشمۂ جود و سخا
حاذق الملک افضل الاطبا مسیحا زمان
صاحب علم و حلم ہم صاحب عرفان و وفا
اے واصل خان طبیب بے نظیر و بے مثال
مرہم خستہ جگر بے چشم جان زار تنہا
سوئے فردوس بریں رفت از جہان ناپایدار
در جوار رحمت حق زیر سایہ مصطفےٰ
سال تاریخش چو پرسیدم ز ہاتف اے ظفر
[illegible]

اسلامی دنیا

ٹرکی کی فوجی نظام میں میدانی و کوہی توپخانہ کی ۰۰ بازیان اور نئی بازیاں ۶ توپوں کی شکل میں ۴۸ میدانی اور ۰ کوہی - جلد چلنے والی توپیں کرپ سے خرید کی گئی تھیں - ۰۰۰ جلد چلنے والی توپیں خریدنے کا حال میں فیصلہ ہوا ہے -

مصر کا محمل ۱۱ فروری کو جدہ پہنچا ترکی عمال نے استقبال و مہمانداری کی رسوم گرمجوشی کے ساتھ ادا کیں - قافلہ ۱۴ فروری کو بیت الحرام کو روانہ ہوا - کئی سال کی بندش کے بعد اس دفعہ شمالی افریقہ کو خصوصاً الجزائر کے مسلمانوں کو بھی حج کی اجازت دی گئی تھی -

آستانۂ علیہ کے اخبارات لکھتے ہیں کہ ٹرکی اپنی مالی حالت کو سدھارنے کی طرف متوجہ ہے اور موجودہ صدر اعظم نے ان امور کی بہتری اختیار کی شروع کی ہے جو یورپ کی دول عظام کے ہیں - اس سے امید ہے کہ عنقریب ٹرکی کی مالی حالت اچھی ہو جائیگی -

دولت علیہ نے انگریزی کارخانوں کو فرمائش بھیجی ہے کہ نئی طرز کی ۳ پنڈ موٹر کشتیاں بہت جلد تیار کیجائیں -

آستانۂ علیہ میں سفیر جرمنی نے شہنشاہ جرمنی کی سالگرہ کی تقریب بڑی دھوم دھام سے خوشی منائی - تمام جرمن وہاں شریک ہوئے - سلطان المعظم نے بھی مبارکبادی دی - جس کے جواب شہنشاہ ولیم نے نہایت دوستانہ شکریہ ادا کیا - سلطان نے سفیر جرمنی متعینہ آستانہ کو اس خوشی کے موقع پر مرصع تمغہ عنایت فرمایا -

جاسوسونکی رپورٹین

گورنمنٹ روس نے وزیر داخلہ کو لکھا ہے کہ
دریہ بزور شہر قوانین حکومت مرتب کرنے کی غرض
سے کمیٹی مرتب کی گئی ہے اور بزور دوسرے کے منتخب اصحاب
اسکی شرکت کو طلب کئے گئے ہین۔ احکام منسوخ
کرنے جائینگے گورنمنٹ اپنے قوانین مین کوئی تبدیلی
نہین کرنا چاہتی۔ اس کارروائی سے رعایا سخت
حیرت مین ہے۔

تازہ ترین خبر ہے کہ سینٹ پیٹرز برگ مین بلوائیون
کا زور بڑھ گیا ہے۔ ۲۰ ہزار مزدور شورش اور
ہڑتال کا تہیہ کئے ہوئے ہین اور شریک ہونگے۔

یہ بھی کی خبر ہے کہ مزدورون کے جس مقام پر
روسی سپاہ پہنچتی ہے وہان کے مکانات
و اسباب کو آگ لگا دیتی ہے۔

تازہ ترین خبر ہے کہ جنرل لنیویچ کی فوج نے مکڈن
کی جنگ مین روسیون کو سخت ہزیمت دی۔ ساحل کی سمت
کی دو عظیم الشان ڈویژن کو شکست دی اور جاپانیون
کی سخت ہزیمت دی۔ بہت روسی سپاہ تازہ وارد
تھی۔ جاپانیون کے ہاتھ بہت سامان جنگ آیا۔
اکثر مقامات اور قلعے فتح ہوئے اور ترقی
جاری ہے۔ جاپانی سپاہ مکڈن کے شمال و مشرق مین پہنچی ہے۔
یہ بھی خبر ہے کہ روسی کارخانجات کے مزدورون نے
سینٹ پیٹرز برگ مین دو عظیم الشان بلوے
برپا کئے۔ بعد ازان مزدورون مین جنگ
برپا ہوگئی۔ ۵۰ آدمی قتل و مجروح ہوئے۔ چند تحت
مزدورون کے منتخب وکلا گرفتار کئے گئے اور
انکو جلا وطن کرنے کا ارادہ کر لیا گیا۔ تو مزدورون
کے جوش اور غصہ کی انتہا نہ تھی۔ پولیس کا اعلیٰ افسر
بلوہ سڑک پر کھڑا ہوا۔ بلوائیون کو منتشر کرنا
چاہا۔ ایک گولی کھا کر وہین ڈھیر ہو گیا۔

گورنمنٹ جاپان کی جانب سے مندرجہ ذیل خبرین
شائع کی گئی ہین۔ مقام ہشنگ کا نگ مین ۲ مارچ کی
صبح کو روسیون نے جاپانی سپاہ سے جو غیر مسلح تھی
سے مقابلہ کیا تھا۔ دریائے شاہو پر ہماری سپاہ
نے مقام وارنٹ شان کی مشرق سے ۹ میل کے فاصلہ
پر مقام پینسیا پاؤ کے شمال کی پہاڑی پر پہلا حملہ
کرکے اسپر قبضہ جما لیا تھا۔ ماؤسو تیکٹاؤ اور
کے قریب ۵ تاریخ کو روس پہاڑی مقام پر
جاپانیون نے حملہ کرکے قبضہ جما لیا تھا۔ ۵ کی
صبح کو ریلوے کے مشرقی مقامات ماریا دنشان
کے جنوب مشرق مین ۳ میل کے فاصلے پر پوتاپگو
پر جاپانیون نے قبضہ کر لیا۔ اور دیگر روسی
مقامات کا محاصرہ کر لیا تھا۔ اسی روز ریلوے کے
مغربی حصص مین مقامات ہیچپاؤ۔ سپاؤ۔
سوجیاپو پر حملہ کر دیا تھا۔

ٹوکیو سے روٹر ایجنسی کو خبر دیتا ہے کہ دیو ویڈ
کی جانب و مینس اور الفرو ماٹ نامی روسی جہاز
کو لنگر سے روانہ ہوئے تھے جاپانیون نے گرفتار
کر لئے۔

اکانومیسٹ کے نامہ نگار لندن نے ۹ کو خبر
بھیجی کہ روسی سپاہ مقام ساہو کو خالی کرکے جانب
شمال بڑھ رہی ہے۔ جنرل نوگی نے انکا تعاقب کیا ہے

کوک شاستر

مع اوصاف بخط اردو با تصویر ہمارے
یہان ملتا ہے۔ قیمت فی جلد عہ

المشتہر
برجباسی لال۔ کتب خانہ نمبر ۹
ستیان گلی۔ شہر جھانسی

تیندرگاوالی کے واقعہ کے متعلق تحقیقاتی کمیشن نے
برٹش ماہیگیرون کے نقصان کی رقم ۶۵ لاکھ ۵۰ ہزار
روسی گورنمنٹ پر واجب الادا قرار دی۔ تازہ
خبر ہے کہ رقم مذکور لندن کے روسی سفیر نے برٹش
وزیر خارجہ کو ادا کر دی ہے۔

جنرل کروپٹکن مخبر ہے کہ ۱۰ روز کی جنگون مین
۲۰ ہزار روسی ماریجا کا اندازہ لگایا گیا ہے
انمین ۱۲۰۰ روسی افسر تھے۔

جاپانیون نے شمال مکڈن مین روسی سلسلۂ
ریلوے منقطع کر دیا ہے۔

آج کی خبر ہے کہ جاپانیون نے فیوزن پر قبضہ کرکے
اکثر گرانڈیل توپین جاپانیون کے ہاتھ آئین۔

تازہ خبر ہے کہ جاپانیون نے روسی سپاہ کے
جانب چپ مقام ہیتا پر قبضہ کر لیا اور کل اکثر
مکڈن پر جاپانی قابض ہوگیا۔ روسیون کا
تعاقب جاری ہے۔ بیشمار روسی گرفتار ہوئے۔
اور بہت کچھ مال غنیمت ہاتھ لگا۔

گورنمنٹ جاپان کا تازہ رپورٹ ہے کہ مقام
سنکنگ کی جانب ماپوشان اضلاع سے ایک روسی
رجمنٹ کو فرار کرنے کے بعد انکا تعاقب کیا گیا دریا
ہن کے جانب چپ کا کل حصہ جاپانی تصرف مین ہے۔

۹ تاریخ سے مغربی ٹنگلواٹون میدان جنگ
بنگیا ہے۔ جاپانی نیز روسی متواتر گولیون کی
بوچھار کر رہے ہین۔

جاپانیون نے شمال مکڈن کی کل ریلوے
کا ناس کر دیا۔

حضور گورنر بمبئی دورہ کاٹھیاواڑ مین تھے
بندرگاہ ویراول سے سٹیمر پر سوار ہوکر ۹ مارچ
صبح بمبئی اپالو بندر پر وارد ہوئے۔ تشریف آوری
پرائیوٹ تھی۔ لہذا استقبال کے علاوہ کل
رسومات سے کام نہین لیا گیا۔

کلکتہ اگزامنٹ میں ۱۵ ہزار کی رقم کا تب ہری گنگا جل اور خاصنے بے چھوڑ دیا گیا۔ عدالت کی ایک طرف پروسس کی تب جسٹس سیل نے دعوی خارج کیا نیز وہ سرٹیفیکٹ پھاڑ ڈالا۔

کشمیر میں طاعون کے گذشتہ ایام میں ثابت پایا کہ چوہوں کے ساتھ قطعی تعلق نہیں ہے۔

مسٹر کلاڈ ووٹ ونگ پلاپ کر کے سی آئی ای کا خطاب دیئے گیلئے سکیم سے معبوثان جانے میں برما ریلوے میں سہ ہانگ کے جنکشن پر شدید سخت حادثہ ہوا۔ انجن پٹری سے اتر گیا۔ ڈرائیور مسمی کیمبل ہلاک ہو گیا۔ کسی مسافر کی جان نہیں گئی مال گاڑیوں کا نقصان ہوا۔

کشن گنج میں مقدمہ رولٹ کی تحقیقات جاری ہے۔ ایک نے قبول کیا کہ اسکو ۲۰۰ روپیہ رشوت دیا یہ رشوت ۱۰ ہزار کے فائدے کے لئے دی تھی۔ پہلے بیانات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

کلکتہ کے کرنل جی ینکنگ صاحب کمشنر ڈویژن کے میں فارسی زبان کے لکچرار مقرر کئے گئے ہیں۔

مظفر نگر کا دیوانی فوجداری کام سہارنپور ضلع کو تبدیل ہوا۔ اسپر [illegible] دیا ہے۔

سرحد پشاور سے آفریدی شرارت کی تازہ خبر آئی۔ چوکی مشائی پر چھاپہ مارا ہے۔ شنبہ کی رات کو بیان ہے کہ پولیس تھانے سے ۵ رائفلیں کچھ گھوڑے و دیگر اسباب لوٹ کر لے گئے۔ نقصان جان کی خبر نہیں۔

مہاجن سبھا مدراس نے آنریبل مسٹر کرشن راؤ کو ولایت کے لئے ڈیلیگیٹ منتخب کیا ہے۔

بمبئی یونیورسٹی میں پہلی مسلمان لڑکی [illegible] پاس کیا ہے نام مس گلباز [illegible] ہے۔

پنجاب کی طرف سے لالہ لاجپت رائے تجویز ہوئے کہ ہندی ڈیپوٹیشن پر ولایت جائیں گے۔ کل پنجاب ڈیلیگیٹ ہوں گے۔ خرچ ۲ ہزار روپیہ کا ہے۔ پنجاب کو اسمیں ۵ ہزار روپیہ دینا ہوگا۔ ہندی کانگریس کا ڈیپوٹیشن ولایت جائیگا۔ بنگالہ ویبی سے لے کے لئے ۲۰ ہزار منظور کیا۔

افسران ہند کے جنگی اخراجات میں سوا لاکھ سے زیادہ کی بیشی ہوئی منظور ہند نے قبول کیا۔

چیفکورٹ پنجاب میں بباعث کثرت کار سے ۲ جج اضافہ کرینگے۔

کشن گنج میں مسٹر رولٹ پر تحقیقات بذریعہ کمیشن جاری ہے۔ ارجان [illegible] خلاف گزرا رشوت دینے کا بہتوں نے اقبال کیا ہے۔

قوام آگرہ میں شاپ کی ظروف میں نقب پایا گیا۔ ملزم زیر حوالات ہے۔

قطعہ تاریخ

وفات حسرت آیات مولانا مولوی عبد القادر صاحب جینکر طاب ثراہ۔ جسٹس آف دی پیس سابق مفتی شوافع و صدر مدرس مسجد جامع بمبئی وادہ تاثرات آن وغیرہ وغیرہ از طبعزاد منشی عبد الکریم مدرس خلف ثان مرحوم حاجی غلام محمد منشی عفی اللہ عنہما

عبد قادر مولوی جنکا تھا جینکر لقب
ہو گیا دنیا سے مسافر یں انکا انتقال

با عمل عالم شریف و نیک سیرت صلح جو
اور گئے صیعف دنیا سو ہی ہجیل وقال

لکھ [illegible] مسیحی ہجری کا بھی سال وفات ۱۳۲۲
ہوئے پی صدر مسجد مفتی دین بمثال ۱۹۰۵ع

کشمیر میں اور ہانزہ و برف باری کی طرف [illegible] تک مخ بستہ ہے۔ بارہ مولہ سے [illegible] تک برفوں سے رستے بند ہیں۔ مری کی آگے ٹیلے پڑا۔ ایبٹ آباد میں بھی یہی حال ہے۔

جنگلات آسام میں ۵ روز میں حضور وائسرائے و گورنر مدراس نے ۱۰ شیر شکار کئے تھے۔

گورنمنٹ انڈیا نے ٹاٹا انسٹیٹیوٹ کی سکیم منظور فرمائی۔ مبلغ حضور وائسرائے نے خود [illegible] اسکی مد میں ۱۵ ہزار سالانہ دیگی۔ ڈیڑھ لاکھ روپیہ عمارت کی تکمیل کو بھی دیا جائیگا۔

رنگون میں طاعون ترقی پر ہے۔ چوہوں کے مارنے کی مہم ضرور ہے۔ خاص زہر تیار کرایا گیا چھاؤنی بنگالوں میں چارہ کے انبار ہوں کو آگ لگا دیئے ہیں۔ ہزار ہا کا گھاس راکھ ہو گیا۔

صوبجات متحدہ کی طرف سے لکھنؤ کے مسٹر [illegible] نرائن [illegible] ڈیلیگیٹ کانگریس لنڈن جائینگے۔

کلکتہ کارپوریشن نے حضور لیڈی کرزن کا ایک مجسمہ [illegible] پیش کیا [illegible] کا ہے۔

پیرن میں کپتان [illegible] کے قاتل [illegible] کو پھانسی دی۔ اسکی لاش [illegible] میں جلائی گئی۔

ڈھاکہ کی سرحدی چوکی پر کرنل [illegible] کے قاتل کو بھی پھانسی دیگئی۔ اسپر [illegible] تھا۔

ہائیکورٹ کلکتہ میں پی اینڈ او کمپنی جہازی [illegible] کی نالش وزیر ہند نے کی تھی۔ ہار گئے۔ وزیر ہند کو خرچ بھی دینا پڑا۔

گورنمنٹ عالیہ نے ضلع [illegible] کے [illegible] وغیرہ کو [illegible] اسلحہ سے مستثنی کیا۔

مسٹر ٹاٹا [illegible] انسٹیٹیوٹ کے [illegible] غیر منقولہ جائداد [illegible] سوا لاکھ کی ہے۔